✿✿✿ تقریر ✿✿✿

لجنہ اماء اللہ کے کارنامے

گودوں میں اپنی پالے ہیں ہم نے اسد سدا
گر وقت آ گیا تو وہ کردیں گے جاں نثار
ہم احمدی بنات ہیں ، اللہ کی لونڈیاں
مرشد ہمارا ہادی جو کرتا ہے ہم سے پیار
جو آپ چاہتے ہیں وہ کر کے دکھائیں گی
کردیں گی اپنے عہدوں کو پورا ہزار بار

آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ **لجنہ اماء اللہ کے کارنامے**

پیاری بہنو! ہم روزانہ کی بنیاد پر ندی نالوں کو نہروں میں گرتا دیکھتے ہیں اور نہروں کا پانی مل کر دریاؤں کا روپ دھارتا ہے اور دریا، سمندر میں گر کر پانی میں وسعت پیدا کرتے ہیں۔ بعینہٖ روحانی دنیا اور دینی جماعتوں میں جب مختلف شعبوں اور تنظیموں کی کارگزاری اور خدمات ملتی ہیں تو جماعتیں من حیث الجماعت مضبوط اور توانا ہوتی ہیں۔ جماعت احمدیہ کی طاقت بھی ذیلی تنظیموں اور مختلف شعبوں کی خدمات اور کارگزاری کا مجموعہ ہے جس میں 1922ء میں قائم ہونے والی لجنہ اماء اللہ بھی شامل ہے جس کا آغاز قادیان سے 14 خواتین مبارکہ سے ہوا تھا اور آج دنیا بھر میں 100 سے زائد ممالک میں اس کی مضبوط شاخیں قائم اعلائے کلمۃ اللہ اور اعلائے کلمہ اسلام کے لیے کام کر رہی ہیں۔

سامعات! یہ دریا، سمندر میں جانے سے پہلے جہاں گہرا ہوتا چلا جاتا ہے وہاں چوڑائی میں بھی وسعت اختیار کرتا اور اپنا لوہا منواتا جاتا ہے۔ لجنہ اماء اللہ نے بھی گزرے ہوئے سو سال میں اپنا لوہا منوایا ہے اور اپنی موجودگی کا زندہ جاوید ثبوت دیا ہے اور اب اس کے کارنامے سینکڑوں میں نہیں ہزاروں میں ہیں اور سنہری حروف سے لکھے جانے والے ہیں۔ پانچ سات منٹ میں چند ایک کا تذکرہ ہی اختصار سے ہو سکے گا۔

پیاری ممبرات! لجنہ اماء اللہ کا ماٹو ہے **"کوئی قوم اپنی عورتوں کی تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی"** لجنہ نے قریباً تعلیم کے ہر شعبہ میں ترقی کی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آغاز پر ہی علم کی 82 قسمیں اور شعبے لجنہ کے سامنے رکھے تھے اور ایک مدرسۃ البنات کی بنیاد رکھی تھی جسے حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کا علمی درخت قرار دیا تھا۔ اب یہ درخت اتنا تناور اور سایہ دار درخت بن چکا ہے کہ قادیان اور ربوہ میں 14 خواتین میں سے خاتون اوّل حضرت سیدہ نصرت جہاںؓ کے نام سے جامعہ نصرت، نصرت گرلز اسکول، نصرت گرلز کالج کے علاوہ عائشہ دینیات اکیڈمی کے نام سے دنیا بھر میں قرآن کو حفظ کرانے اور دینی تعلیم عام کرنے کے لیے مدرسے قائم ہو چکے ہیں جہاں احمدی بچیاں حفاظ بن کر دنیا بھر میں پھیل رہی ہیں۔ نیز معلمات تیار ہو رہی ہیں جو آگے سینکڑوں ممبرات کو دینی تعلیم سے آراستہ کرتی ہیں۔

پیاری بہنو! حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

''اسلام نے عورت کو ایک عظیم معلّمہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ صرف گھر کی معلّمہ کے طور پر نہیں بلکہ باہر کی معلّمہ کے طور پر بھی ... حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ آدھا دین عائشہ سے سیکھو... بعض اوقات آپؐ نے علوم دین کے تعلق میں اجتماعات کو خطاب فرمایا اور صحابہؓ بکثرت آپؐ کے پاس دین سیکھنے کے لئے

آپؓ کے دروازے پر حاضری دیا کرتے تھے۔ پردہ کی پابندی کے ساتھ آپؓ تمام سائلین کے تشفی بخش جواب دیا کرتی تھیں۔"

(لجنہ اماء اللہ کے سو سال صفحہ 155 روزنامہ الفضل آن لائن مورخہ 2 اگست 2022ء)

الغرض اس دینی علم سے احمدی مستورات کی گودیں روحانی مدرسے ثابت ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور اس کی وجہ سے ایک روحانی تبدیلی نوجوان نسل میں دیکھنے کو مل رہی ہے۔ قادیان سے جاری ہونے والا ایک رسالہ مصباح اب 35 سے زائد ممالک میں لجنہ کی زیر پرستی مختلف ناموں سے شائع ہوتا ہے۔ جس کا مکمل انتظام خواتین کے ذمہ ہے اور خواتین ہی ان میں مضامین لکھتی ہیں۔

پیاری بہنو! لجنہ اماء اللہ کا ایک عظیم کارنامہ قرآن کریم اور دیگر کتب کے مختلف زبانوں میں تراجم ہیں۔ ہماری بہنوں کا یہ کارنامہ تا ابد سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ ہماری جماعت میں احمدی بچیوں اور عورتوں کا حصول تعلیم کا معیار بچوں اور مردوں کی نسبت زیادہ ہے۔ اس کا اندازہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر تعلیمی اعزازات و اسناد کی تقسیم سے ہوتا ہے جس میں طالبات کا پلڑا طلبہ سے کہیں بھاری دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہی طالبات اپنے دنیوی علم کو دینی خدمات پر چسپاں کرتی ہیں۔

مسز امینہ آف برازیل نے پُرتگالی زبان میں اور مسز قانتہ اور مسز کفیلہ خانم نے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم مکمل کر کے اپنے نام تاریخ میں رقم کروائے۔ ان تراجم کے علاوہ دور حاضر کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات و خطابات، اردو کلاسز، ورچوئل ملاقاتوں اور دیگر کلاسز کے تراجم میں سے اکثر کا سہرا بھی لجنہ کے سر جاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ دنیا بھر کی ممبرات لجنہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں نے اپنے دور میں جو تحریکیں کی ہیں، ان کے نتیجے میں مَیں جانتا ہوں کہ اتنی عظیم الشان قربانیاں احمدی خواتین نے کی ہیں اور خاموشی کے ساتھ کی ہیں، بعض دفعہ ان کے خط پڑھتے ہوئے آنکھوں میں آنسو آجایا کرتے تھے، میں دعا کیا کرتا تھا کہ کاش! میری اولاد میں سے بھی ایسی بیٹیاں ہوں۔ جو اس شان کے ساتھ، اس پیار کے ساتھ اللہ کے حضور اپنا سب کچھ پیش کر دینے والی ہوں۔"

(لجنہ کے سو سال صفحہ 182 روزنامہ الفضل آن لائن مورخہ 3 اگست 2022ء)

سامعات! اعلائے کلمہ اسلام کے لیے اللہ کے گھروں مساجد اور بیوت کی تعمیر ایک اہم سنگ میل رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ
"جس گاؤں میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔"

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 119 ایڈیشن 1984ء)

دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی ہزاروں مساجد کم و بیش احباب جماعت کی مالی و جسمانی قربانی و قار عمل کی صورت میں قائم ہوئی ہیں۔ احمدی خواتین نے اس مبارک کام میں مردوں کے دوش بدوش کام کیا اور مالی خدمات کیں۔ جن میں مسجد خدیجہ برلن جرمنی، مسجد فضل لندن، مسجد مبارک ہیگ ہالینڈ، مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک اور مسجد النصر ناروے بطور مثال پیش کی جاسکتے ہیں۔ کینیڈا، امریکہ، فرانس، سرینام اور آسٹریلیا وغیرہ میں احمدی خواتین کی مالی قربانیوں سے تعمیر ہونے والی مساجد ان کے علاوہ ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد خدیجہ برلن کے بارہ میں فرمایا۔

"لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد یہ سب سے پہلی مالی تحریک تھی جس کا خالصتاً تعلق مستورات سے تھا۔ اس تحریک میں احمدی خواتین کے مطمح نظر کو یکسر اتنا بلند کر دیا کہ ان میں اخلاص و قربانی اور فدائیت اور للّٰہیت کا ایسا زبردست ولولہ پیدا ہو گیا کہ جس کی کوئی مثال نہیں تھی۔

اُس وقت تو حالات کی وجہ سے جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ مسجد باوجود کوشش کے نہ بن سکی۔ قادیان اور ہندوستان کی لجنہ کی جو قربانی تھی وہ رائیگاں نہیں گئی۔ اُس رقم سے مسجد فضل تعمیر ہو گئی اور آج اِس مسجد کی جو تاریخی اہمیت ہے وہ بھی سب پر واضح ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اُس وقت کی احمدی خواتین کی قربانی اتنی سچی تھی اور اس کی قبولیت کے لئے دعائیں اِس درد کے ساتھ انہوں نے کی ہوں گی کہ ایک مسجد تو انہوں نے اپنی زندگی میں بنالی اور دوسری مسجد کی تعمیر میں ہو سکتا ہے آج ان کی نسلیں شامل ہوئی ہوں۔ لیکن بہر حال وہی جذبہ جو اُن ابتدائی

خواتین کی قربانی کا تھا وہ آج بھی کچھ حد تک لجنہ میں دین کی خاطر قربانی میں ہمیں نظر آتا ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ان کی دعائیں تھیں جنہوں نے اپنی نسلوں میں بھی یہ جذبہ پیدا رکھا۔

یہ مسجد جو اس وقت موجودہ مسجد ہے 17 لاکھ یورو میں تعمیر ہوئی ہے .... بہت سارے مرد کہیں گے کہ پیسے تو ہم سے ہی لئے تھے، بے شک لئے ہوں گے لیکن پھر دینا بھی بڑی قربانی ہے..... برلن کی مسجد کی تعمیر نے یہ سبق بھی آپ کو دیا ہے کہ عورتوں کی یہ خواہش ہے کہ ان کے مرد عبادت گزار ہوں اور اگر ان کے بس میں ہو تو وہ ہر جگہ آپ کو مسجد بنا کر دیں۔ جب مَیں کینیڈا گیا تو کینیڈا کی لجنہ نے ایک ملین ڈالر کی قربانی دی کہ اس سے مسجد بنا دیں۔ لیکن زائد بھی خرچ ہو گا تو کہتی ہیں بہر حال ہم دیں گی۔ ایسی قربانیاں ہر جگہ نظر آتی ہیں۔ مسجدوں میں آنے کی فرضیت تو مردوں کے لئے ہے۔ عورتوں کا تو اگر دل چاہے تو جمعہ پر آنا ہے نہیں تو نہیں آنا۔ یا پھر اگر کوئی اپنا فنکشن ہوا تو اس پر کبھی کبھار یہاں آنا ہے۔ پس مساجد کی تعمیر کے لئے عورتوں کی قربانی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے قربانی کرتی ہیں اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ میری یہ سوچ صرف خوش فہمی پہ مبنی نہ ہو بلکہ عورتیں اپنے بچوں کی بقا اور اپنے مردوں کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے جو قربانیاں کر رہی ہیں وہ اسی سوچ کے ساتھ ہوں اور یہ سوچ پھر یقیناً عورتوں کے لئے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنے گی۔“

(خطبہ جمعہ 17 اکتوبر 2008ء)

پیاری بہنو! دنیا بھر میں تعمیر ہونے والی ہزاروں مساجد میں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کی قربانیوں کا بھی حصہ ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ قربانیاں یا مساجد کی تعمیر امیر ممالک سے متعلقہ ہیں۔ نہیں نہیں! اللہ تعالیٰ نے دنیا کے ایسے علاقوں میں دلوں کی امیر خواتین عطا کر رکھی ہیں جہاں ایک وقت کا کھانا مشکل سے میسر ہوتا ہے۔ لجنہ کے صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر آئیوری کوسٹ میں ایک، کینیا میں تین اور نائیجیریا میں پانچ مساجد مکمل طور پر لجنہ کی قربانیوں سے تعمیر ہو کر اللہ کی عبادت کے لیے تیار ہیں۔

پیاری بہنو! مساجد کے علاوہ گیسٹ ہاؤسز، اسکولز، ہال اور مدرسے ان کے علاوہ ہیں جو مستورات کی قربانیوں سے بنے۔

میری پیاری بہنو! احمدی مستورات کے کن کن کارناموں کا ذکر کروں اور کن کن کا ذکر چھوڑوں۔ 5-6 منٹ میں تو چند ایک ہی بطور نمونہ ذکر ہو سکتے ہیں۔ یہاں ان مبارک ماؤں کو خراج تحسین پیش کرنا ضروری ہے جنہوں نے اپنی گودوں سے قریباً 36 سالوں میں 78 ہزار سے زائد جگر گوشے اسلام احمدیت کی تبلیغ و ترقیات کے لیے خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ دنیا بھر میں بڑی سے بڑی تنظیموں کا احاطہ کر لیں اتنی کثرت کے ساتھ ان کی عورتوں نے اپنے جگر گوشوں کو اپنی جماعت اور تنظیم کی فلاح و بہبود کے لیے کبھی وقف نہیں کیا ہو گا۔ ان میں سے کوئی ڈاکٹر بن کر خود کو خدمت کے لئے پیش کر چکے ہیں اور کوئی انجنیئر بن کر پیش کرنے والے ہیں اور بعض آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کے مصداق کہ اے اللہ! میرے ان جانشینوں پر رحم فرما جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث اور سنت لوگوں میں بیان کریں گے اور ان کو تعلیم دیں گے۔ مربی اور مبلغ بن کر دنیا بھر میں اسلام کا نام بلند کر رہے ہیں۔

سامعات! حضرت مصلح موعودؓ نے لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھنے کے آغاز میں ہی لجنہ کو یہ ذمہ داری سپرد کی تھی کہ جلسہ سالانہ کا الگ سے انتظام کریں۔ ایک سو سال کے اندر اندر جو قوموں کی تاریخ میں آنکھ جھپکنے کے برابر بھی نہیں ہوتا دنیا بھر کے بیسیوں ممالک کے جلسہ سالانہ میں الگ سے مستورات، لجنہ سیشن کا کامیاب انتظام کرتی ہیں۔ پروگرامز خود ترتیب دیتی۔ علم و تحقیق سے لبریز تقاریر خود تیار کرتی ہیں اور ہر قسم کی سیکیورٹی کا انتظام بھی خود کرتی ہیں۔ اسے لجنہ کا ایک کارنامہ نہ کہیں تو یہ حق تلفی ہو گی کیونکہ ہزاروں خواتین کے جلسے کا انتظام کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ دنیا بھر میں شاید ہی عورتوں کی کوئی تنظیم ہو جو اتنے بڑے اجتماع کا انتظام و انصرام کر سکے۔

پیاری بہنو! آپ ہی آج وہ محنتی خواتین ہیں جو اپنی تمام تر خداداد صلاحیتوں اور استعداوں کو بروئے کار لا کر ریفریشر کورسز، قرآن کلاسز، قرآن سیمینارز، نمائشیں، اسپورٹس کے پروگرامز، صنعت و دستکاری کے اسٹالز اور شوریٰ وغیرہ منعقد کر کے تربیت و تبلیغ کا عَلم بلند کیے ہوئے ہیں۔

پیاری بہنو! عورت کو جو اللہ تعالیٰ نے ہنر عطا کر رکھے ہیں ان میں سے ایک سلائی کڑھائی وغیرہ ہے۔ وہ سلائی مشین چلانا جانتی ہیں۔ 1971ء کی جنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے افواج پاکستان کے لیے روئی کی صدریاں تیار کرنے کا ارشاد فرمایا تو سینکڑوں ممبرات نے جماعتی میٹریل کے علاوہ ذاتی طور پر میٹریل خرید کر ہزاروں صدریاں تیار کر کے جماعت کو پیش کر دیں۔ اسی طرح ہزاروں خواتین نے ایک صدا پر لبیک کہتے ہوئے قادیان اور ربوہ میں جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے گدّے اور رضائیاں سی کر دیں اور یہ سلسلہ ابھی بھی جاری ہے۔ اس کی تازہ مثال کووڈ کے دوران جرمنی کی لجنہ نے ہزاروں کی تعداد میں ماسک سی کر گورنمنٹ کو پیش کیے۔ لجنہ کے مختلف گیسٹ ہاؤسز اور مہمان خانوں میں اپنے ہُنر

کو بروئے کار لا کر رضائیاں، گدیلوں کے علاوہ Decoration piece تیار کیے۔ یہ سلسلہ اب تمام دنیا میں پھیل چکا ہے۔

پیاری بہنو! 10 کے قریب احمدی خواتین نے اسلام اور احمدیت کی خاطر اپنی جانیں جان آفرین کے سپرد کر دیں، اپنے خون سے اسلام کے زندہ جاوید ہونے کا ثبوت رقم کر گئیں۔ آج یہی مبارک خون جماعت کی ترقی کے لیے کھاد کا کام کر رہا ہے۔

سامعات! اگر میں خلافت کی مضبوطی اور حفاظت کے لیے لجنہ کی قربانیوں کا ذکر نہ کروں تو کارناموں کا مضمون تشنہ رہ جائے گا۔ احمدی خواتین گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ کی تاریخ میں خلافت کی حفاظت کے لیے سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑی ہیں۔ آپ کے ہر حکم اور ارشاد کو اپنے سینوں پر لیا اور اسے اپنی نسلوں اور ماحول میں آگے سرایت کرنے میں کامیاب ہوئیں اور آج خلافت جو مضبوط نظر آتی ہے اور دشمن باوجود بسیار کوشش کے اس کو نقصان نہیں پہنچا سکا۔ اس میں احمدی خواتین کی خلافت سے محبت اور خلیفۃ المسیح سے عقیدت شامل ہے۔

اللہ کرے۔ لجنہ بڑھے پھلے پھولے اور اپنی قربانیوں کے ذریعہ احمدیت کو چار چاند لگانے والی ہوں۔

کرے گی تربیت اولاد، جو دیں پہ فدا ہوں گے
یہ وقف نو کریں گے پیش خود کو جب جواں ہوں گے
کہیں زیور ہے دیتی اور کبھی جان تک لٹاتی ہیں
خلیفہ کے سبھی حکموں پر سر اپنا جھکاتی ہیں
خدا کے دین کی خاطر جان اپنی وار دیں گی ہم
ہیں ہم لجنہ اماء اللہ ، خدا کی باندیاں ہیں ہم

طالب دعا

(حنیف احمد محمود۔ برطانیہ)

* * *